کراماتِ اَوْلیا

کا ثُبُوت

06 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک بار حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزولی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ وضو کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہاں کنواں تو تھا مگر پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز (ڈول اور رسی) نہ تھی۔ آپ اِسی فکر میں تھے کہ اس کنویں سے پانی کس طرح حاصل کیا جائے (تاکہ وضو کر کے بر وقت نماز ادا کی جا سکے)۔ اچانک ایک مکان کے اوپر سے ایک بچی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: محمد بن سلیمان جَزولی (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ)۔ بچی نے حیرت سے کہا: اچھا! آپ ہی ہیں جن کی شُہرت (Popularity) کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی نہیں نکال پا رہے! یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں تھوک دیا۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** کمال ہو گیا! اس ننھی

بچی کے تھوکتے ہی آناً فاناً (ہاتھوں ہاتھ) پانی اوپر آگیا اور کنویں سے چھلکنے لگا۔ حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے وضو سے فراغت کے بعد اُس باکمال بچی سے فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟ کہنے لگی: میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتی ہوں۔ تو شیخ سلیمان جزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے قسم کھائی کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کے موضوع (*Topic*) پر کتاب (*Book*) لکھوں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلّی اللہُ عَلَیْہ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے پیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دور مُبارَک میں ابومظفر نامی ایک تاجِر تھا۔ ایک مرتبہ یہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عرض کی:

1…سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف… الخ، اللطیفۃ الخامسۃ عشرۃ بعد المائۃ، صفحہ: 158۔

2…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

حُضُور! میں تجارت کے لئے ملکِ شام جارہا ہوں۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔

وَلی تو آخِر وَلی ہوتے ہیں، ان کی نگاہیں لَوحِ محفوظ کو بھی دیکھ لیتی ہیں۔ چنانچہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اس کا تقدیر کا حال جان کر، غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: آپ اپنا سفر ملتوی کر دیجئے! اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔

تاجر یہ بات سُن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالَم میں واپس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مِل گئے۔ پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ تاجر ابو مظفر نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: پریشان نہ ہوں، شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! سب بہتر ہو جائے گا۔ تاجِر ابو مظفر نے آپ کی بات مان لی اور قافلے کے ساتھ ملکِ شام روانہ ہو گیا، اسے کاروبار میں بہت نفع ہوا، اس سفر کے دوران تاجر ابو مظفر نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہے کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لُوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ خوف کے مارے اس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہیں تھا۔

چنانچہ یہ کافی سارا منافع کما کر خوشی خوشی بغداد پہنچا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مِلوں یا شیخ حمّاد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے! اِتِّفَاقًا راستے میں ہی شیخ حمّاد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مل گئے۔ آپ نے تاجر کو دیکھتے ہی فرمایا: پہلے جا کر غوثِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے ملو کہ وہ محبوبِ رَبَّانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعا مانگی تھی، تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی، غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی دُعا کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1...بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا...الخ، صفحہ: 64 خلاصۃً۔

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی شان بہت بلند ہے، یہ نیک بندے اللہ پاک کے بڑے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں، رَبِّ کائنات ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتا ہے، انھی میں سے ایک انعام کرامت بھی ہے۔ کرامت یقیناً حق ہے، زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک کبھی بھی اس مسئلے میں اَہْلِ حق کے درمیان اختلاف (**Disagreement**) نہیں ہوا، سبھی کا مُتَّفَقَہ عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات ظاہِر ہوتی رہی ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قیامت تک اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لاتے رہیں گے اور ان سے کرامات بھی ظاہِر ہوتی رہیں گی۔

کرامت کسے کہتے ہیں؟

کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو یعنی ظاہِری اَسْباب کے ذریعے اس کا ظاہِر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے: مُردے کو زِندہ کر دینا، یہ عادۃً ممکن (**Possible**) نہیں ہے، اگر کوئی وِلِیُّ اللہ اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو زِندہ کر دیں تو اسے **کرامت** کہیں گے، ایسے ہی صِرف ہاتھ لگا کر، آنکھ سے دیکھ کر لاعِلاج مریض (**Incurable Patient**) کو شِفا دے دینا، کسی آلے (مثلاً موبائل وغیرہ) کے بغیر دُور سے سُن لینا، دِل کی بات جان لینا، مدد کو پہنچ جانا، سینکڑوں کلومیٹر کا سَفَر سُواری کے بغیر ہی منٹوں میں طے کر لینا وغیرہ، ایسے کام اگر وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہوں تو اسے **کرامت** کہتے ہیں، ایسے ہی کام اگر اللہ پاک کے سچّے نبیوں سے ظاہِر ہوں تو انہیں **معجزہ** (**Miracle**) کہتے ہیں[1] جبکہ کسی

1...شرح العقائد النسفیہ، صفحہ: 313-314 مفصلاً۔

عام مؤمن سے ایسا کام ظاہِر ہو جائے تو اسے **مَعُوْنَت** کہا جاتا ہے۔[1]

صحابیٔ رَسول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مشہور صحابیٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ مدائن شہر سے نکلے، آپ کا ایک مہمان (***Guest***) بھی آپ کے ساتھ تھا، (راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا)، ہرن جنگل میں چل رہے تھے اور پرندے ہوا میں اُڑ رہے تھے، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی (***Hospitality***) کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جایئے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آواز سُنی تو ایک ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِرِ خِدمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔[2]

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ کرامت اللہ پاک کا ایک فضل ہے جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

1...النبراس، صفحہ:430۔
2...جامع کرامات الاولیاء، ہذا کرامات اربعۃ وخمسین ولیا...الخ، جلد:1، صفحہ:116۔

حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت

بخاری شریف میں ایک **حدیثِ قدسی** ہے۔ **حدیثِ قُدسی** اس حدیث شریف کو کہتے ہیں: جس میں فرمان اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، **شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی (**Enmity**) رکھی، میں اسے اِعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔(1)

1...بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:(مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔[1]

حدیثِ پاک کی ایک مثال سے وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مُبارَک اعضا میں رَبِّ قادِر وقَیُّوم کی دِی ہوئی خاص طاقت (*Special Power*) کیسے رکھ دی جاتی ہے، وہ کیسے کام کرتی ہے، یہ بات ایک مثال (*Example*) سے سمجھاتے ہوئے حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھئے! لوہا (*Iron*) جلاتا نہیں ہے، بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اگر لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر دیتی ہے، لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے، اب اگرچہ لوہا وہی ہے مگر اس کے کام بدل گئے، پہلے یہ ٹھنڈا تھا، جلاتا نہیں تھا، اب اس میں بھی تپش آگئی، یہ بھی جلانے لگے گا۔ مزید غور کیجئے! اب لوہا کام اگرچہ وہی کر رہا ہے، جو آگ کرتی ہے مگر کوئی بھی عقل مند یہ نہیں کہے گا کہ لوہا آگ بن گیا ہے یا آگ لوہا بن گئی ہے۔ یہ صِرْف سمجھانے کی ایک مثال ہے، اسی سے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی شان سمجھ لیجئے کہ اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم جب اللہ پاک کی کامِل فرمانبرداری کرتے ہیں، خُود کو اللہ پاک کی رضا میں فَنَا کر دیتے ہیں، دِن رات اللہ پاک کی محبّت میں گزارتے ہیں تو اب اللہ پاک اپنے کرم و فضل

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:309۔

سے اپنے اُن محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ ان بندوں کی قدرت وطاقت دیکھ کر خُدا کی قدرت یاد آ جاتی ہے لیکن اس مقام میں بھی بندہ بندہ ہے اور اللہ اللہ ہے۔[1]

اللہ پاک کی عطا میں کوئی روک نہیں ہے

حضرت علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: (یہیں سے ایک اور بات بھی سمجھ لیجئے!) جب آگ میں یہ قدرت ہے کہ وہ چند منٹوں میں لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر سکتی ہے تو کیا رَبِّ کائنات اپنے محبوب بندوں کو اپنی قُدرت کا مظہر نہیں بنا سکتا...؟؟ بالکل بنا سکتا ہے،[2] اللہ پاک بڑی قُدرتوں والا ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی عطاؤں کا کوئی شُمار نہیں ہے، وہ خُود فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾
(پارہ:15، بنی اسرائیل:20)

تَرجَمہ کَنزُ العِرفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رُوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو بے پناہ طاقتیں اور کرامات عطا فرمائے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔

اس لئے کرامت کا انکار کرنا اَصْل میں کرامت کا اِنْکار نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا اور اس کی قُدرت کا انکار ہے، یعنی جو بندہ ولیوں کی کرامات نہیں مانتا، وہ گویا یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو کچھ عطا نہیں فرما سکتا۔ الامان والحفیظ! اللہ پاک ہمیں ایسی بے ادبی

1...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ:144-145 بتغیر قلیل۔
2...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ:145 بتغیر قلیل۔

سے اور ایسے بُرے نظریے سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ بیشک کرامت حق ہے اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بہت ساری کرامات کا ظُہور بھی ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات ذِکْر کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر

بے موسم کے پھل ملنا بھی کرامت ہے

قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والِدَہ محترمہ حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کی بھی کرامات کا ذِکْر ہے۔ آپ جب دُودھ پینے کی عمر میں تھی، آپ کے خالُو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام آپ کی کفالت فرماتے تھے۔ مسجدِ اقصیٰ شریف میں ایک حجرہ تھا، حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے انہیں وہاں رکھا، حجرے کی چابی حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کے پاس رہتی تھی، آپ کے عِلاوہ نہ کوئی اندر جاتا تھا، نہ کوئی باہَر نکلتا تھا، اس کے باوُجود جب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام حجرے میں جاتے تو وہاں بے موسے پھل (*Non-Seasonal Fruits*) دیکھتے،[1] وہ پھل جو ان دِنوں مارکیٹ میں نہیں ملتے تھے، وہ پھل حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کے حجرے میں موجود ہوتے تھے، اب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا: اے مریَم! یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا نے جو ایمان افروز جواب دیا، دِل کے کانوں سے سنیئے! آپ نے کہا:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پارہ:3، آلِ عمران:37)

تَرجَمہ کَنْزُالْعِرْفان: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔

1 ...حاشیۃ الصاوی علی تفسیرِ جلالین، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جز:1، جلد:1، صفحہ:231۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا نِرالا اور ایمان افروز جواب ہے، یہاں دیکھئے کتنی کرامات کا ذِکْر ہے ❁ ننھی عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا گفتگو کرنا، یہ ایک کرامت ❁ اس عمر میں جب بچوں کو درست بولنا بھی نہیں آرہا ہوتا اس عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا اللہ پاک کو پہچاننا، اس کی صِفَات کو جاننا کہ وہ رازِق بھی ہے، وہ خالِق بھی ہے، وہ عظیم قُدرتوں والا بھی ہے، وہ اپنے بندوں کو غیب سے بے موسمے پھل عطا فرما سکتا ہے، یہ سب کچھ جان لینا، یہ دوسری کرامت ❁ اور آپ کی عِزّت و اِکْرام میں غیب سے بے موسمے پھل آجانا، یہ تیسری کرامت ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا: ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن میں نہ بولنے کی عمر میں بولنا، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر قرآن میں ہوا ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن ہی میں اللہ پاک کی پہچان اور ایسا عِلْم جان لینا جو بڑے بڑوں کو بھی مشکل سے آتا ہو، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر بھی قرآنِ کریم میں ہے ❁ اور غیب سے رِزْق ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور اس کا بھی ذِکْر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

غوثِ پاک کی بچپن شریف کی کرامات

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ! یہ 3 قسم کی کرامات اس اُمّت کے اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بھی ظاہِر ہوتی ہیں۔ کتنے ایسے اَولیائے کرام ہیں جو بچپن ہی میں ایسی علمی باتیں کیا کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی، دُور کیا جانا، ہمارے آقا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن شریف کی بھی کئی کرامات ہیں: ❁ آپ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، آپ کی امّی جان کو چھینک آتی، وہ الحمدُ للہ کہتیں تو پیٹ سے آواز آتی: یَرْحَمُكِ الله۔[2]

1… تفسیرِ نعیمی، پارہ: 3، آلِ عمران، زیرِ آیت: 37، جلد: 3، صفحہ: 399 خلاصۃً۔
2…مُنّے کی لاش، صفحہ: 3 بتغیرِ قلیل۔

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے کرامت...!! اندازہ لگائیے! آج کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں چھینک کا جواب دینا آتا ہے؟ بلکہ کتنے ایسے ہیں جنہیں معلوم ہے کہ چھینک کا جواب دینے کا بھی کوئی تصوُّر ہے، پھر عربی گرائمر (*Arabic Grammar*) میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مہارت دیکھئے! جب مرد کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ الله کہتے ہیں اور جب عورت کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكِ الله کہتے ہیں۔ سُبْحٰنَ الله! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کے پیٹ ہی میں کیسی مہارت رکھتے تھے، کلام بھی کرتے اور عربی میں عربی گرائمر کا لحاظ رکھ کر بولا کرتے تھے۔

❁ اسی طرح غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 5 سال کی عمر (*Age*) میں تھے، جب آپ پہلی بار بِسْمِ الله شریف پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو آپ نے اَعُوْذُ بِالله اور بِسْمِ الله پڑھ کر سورۂ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا اور 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے! وہ بزرگ فرمانے لگے: بیٹا اور پڑھیئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری امی جان کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اُن کے پیٹ میں تھا، اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں سُن کر یاد کر لیا کرتا تھا۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے اَوْلیائے کرام کی شان...!! معلوم ہوا بہت سارے ولی وہ ہیں جو پیدائشی ولی ہوتے ہیں، اللہ پاک اُن کے سر پر وِلایَت کا تاج سجا کر ہی دُنیا میں بھیجتا ہے، لہٰذا اُن سے بچپن شریف میں بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عنہا کی ایک کرامت

❁ اسی طرح غیب سے کھانا ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور یہ تو وہ کرامت ہے جو خُود سرکارِ

1...مُنّے کی لاش، صفحہ: 4 بتغیر قلیل۔

عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں بھی ظاہر ہوئی۔جی ہاں! سیدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے لئے غیب سے کھانا آنے کی حکایت سنیے!

برکت والا برتن

قحط (Famine) کے زمانہ میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو شہزادیٔ رسول حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے (ایک برتن میں) ایک بوٹی اور 2 روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے جب اس برتَن کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ برتن روٹیوں اور بوٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی یہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

پھر حُضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مولا علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رضی اللّٰہ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ کھانا تناوُل فرمایا۔[1]

سُوکھے تنے پر فوراً پھل لگ گئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ حضرت مریم رحمۃ اللّٰہ علیہا کی ایک اور بھی کرامت قرآنِ کریم میں ذِکر ہوئی ہے، چنانچہ پارہ: 16، سورۂ مریم میں یہ واقعہ

1... تفسیرِ رُوحُ البَیان، پارہ: 3، آلِ عمران، زیرِ آیت: 37، جلد 2، صفحہ: 31۔

ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت (**Birth**) کا وقت قریب تھا، حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا اکیلی تھیں، آپ کو کچھ کھانے کی حاجت تھی، آپ کے قریب ہی ایک سُوکھا ہوا کھجور کا تنا تھا، اس پر پتے بھی نہیں تھے، خالی تنا ہی باقی تھا، حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کو حکم ہوا:

وَهُزِّىٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ (پارہ:16، مریم:25)	تَرجَمۂ کَنزُ الْعِرفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: وہ تنا بالکل خشک تھا جب حضرت مریم رحمۃُ اللہِ علیہا نے اسے حرکت دی تو آپ نے تنے کے اُوپر دیکھا وہاں ٹہنیاں نکل آئی تھیں، پھر ان پر پھول لگے، پھول، کچی کھجوروں میں تبدیل ہوئے، ان پر رنگ آیا، چُھوارے بنے، پھر پک گئیں اور تازہ رس دار کھجوریں بن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے سامنے گرنے لگیں، کوئی بھی ان میں سے پھٹتی نہیں تھی۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر میں ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: اَولیائے کرام کا ہاتھ لگنے کی برکت سے خشک تنے ہرے ہو جاتے ہیں، باغ کھلتے ہیں، پھل پُھول لگتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی برکت سے خشک سالی ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کرامت ہے اور اس کا ذِکْر بھی کہاں ہوا؟ قرآنِ کریم میں۔

فاصلے سمٹ جانا بھی کرامت ہے

اے عاشقانِ رسول! اَولیائے کرام کی وہ کرامات جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں آیا ہے، ان میں سے ایک کرامت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے صحابی حضرت آصَف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی ہے۔ پارہ:19، سورۂ نمل میں یہ واقعہ بیان ہوا، جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس، جو پہلے غیر مسلمہ تھیں، سُورج کی پُوجا کیا کرتی تھیں، مُلکِ یمن کی ملکہ (***Queen***)

1... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، مریم، زیرِ آیت:25، جز:11، جلد:6، صفحہ:17۔

تھیں، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جب اس کے متعلق خبر ہوئی تو آپ نے اسے خط لکھا اور ایمان لانے کی دعوت دی، اب ملکہ بلقیس حق قبول کرنے کی نِیّت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئیں، ملکہ بلقیس کا ایک تخت تھا، انہوں نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے (*Locks*) لگوا دیئے۔ ملکہ بلقیس کا لشکر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے تقریباً 3 مِیْل کے فاصلے (*Distance*) پر تھا، اس وقت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں سے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لے آئے؟ ایک جِنّ نے کہا: میں دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اب حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، النمل:40)	ترجمہ کنزُ العِرفان: کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے آنکھ جھپکا کر دیکھا تو تخت آچکا تھا۔[1]

اللہ! اللہ! یہ ہے وَلِیُّ اللہ کی کرامت...!! میلوں دُور کا فاصلہ... کئی کلو وزنی تخت... حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دربارِ شاہی میں ہیں، آپ نے پلک جھپکنے کی دیر میں تخت حاضِر کر دیا، اس سے معلوم ہوا؛ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، ان کے لئے فاصلے فاصلے نہیں رہتے، یہ سینکڑوں کلومیٹر کا فاصلہ لمحہ بھر میں طے کر لیا کرتے ہیں، یہ بھی کرامت ہے اور یہ کرامت کہاں ذِکْر ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ:19، النمل، زیرِ آیت:22-40، جلد:7، صفحہ:193-203 ملتقطاً۔

احادیث میں کرامات کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا؛ کرامت حق ہے، اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہ علیہم کو یہ شان عطا فرماتا ہے کہ ان سے کرامات کا ظُہور ہوتا ہے، قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے، ایسے ہی حدیثِ پاک کی مشہور اور سب سے معتبر کتابوں **بخاری شریف** اور **مسلم شریف** میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے۔ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو پچھلی اُمّتوں کے ولیوں کی کرامات سُنائیں۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے اَحادِیث میں بیان ہونے والی چند کرامات بھی سُن لیتے ہیں:

بچہ بول اُٹھا

حدیثِ پاک میں جُرَیج راہِب کی کرامت کا ذِکْر ہے، حضرت جُریج پچھلی اُمّتوں میں ایک وَلی تھے، ایک مرتبہ کسی بدکار عورت نے ان پر گندا الزام لگایا اور اپنے ناجائِز بچے کے متعلق کہا کہ یہ جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیٹا ہے، اس پر حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بالکل ننھے بچے سے فرمایا: بیٹا! بتاؤ! تمہارا والِد کون ہے؟ وہ بچہ جسے پیدا ہوئے ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے بول کر بتایا کہ میرا والِد فُلاں ہے۔[1]

یہ حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت تھی، جو ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائی اور امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے اپنی کتاب میں ذِکْر کیا ہے۔

الحمد للہ! اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامات سُننے سنانے سے دِلوں میں ان کی محبّت بڑھتی ہے اور اس پاکیزہ ایمانی محبّت کی برکت سے قبر میں، حشر میں، قیامت کے دِن امن ملتا

1...الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین، صفحہ:23، حدیث:33 خلاصۃً۔

اور دِل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے ساتھ گہری محبّت بھی کیا کریں، ان کی سیرت بھی پڑھتے رہا کریں، ان کی کرامات، ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر، سُن کر ایمان تازہ کرتے رہا کریں۔

اَوْلیائے کرام سے مدد مانگنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو کرامات عطا کی جاتی ہیں، ایسے ہی انہیں مخلوق کا مددگار بھی بنایا جاتا ہے، یہ بھی اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی ایک کرامت ہے کہ اللہ پاک کے یہ محبوب بندے مدد کے لئے پُکارنے والوں کی صدا سنتے اور ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔ بعض لوگ اس حوالے سے شیطانی وسوسوں کا شِکار ہوتے ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک تَرِین وار ہے اور اس طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ (*Mislead*) کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی مدد** ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ (پارہ:9، الانفال:12)	تَرجمہ کَنزُالعِرفان: یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے بھی غیرُ اللہ ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو غیر مسلم اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت نہیں کر سکتا۔

پھر غور فرمایئے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (پارہ:4، آلِ عمران:123)	تَرجَمہ کَنْزُ الْعِرْفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے مُقرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت سے مدد کریں تو یہ مدد غیرُ اللہ کی مدد نہیں **بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے** جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

بندوں سے مدد کی ترغیب

حدیثِ پاک میں بندوں سے مدد مانگنے کی باقاعِدہ ترغیب موجود ہے، 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم سنئے! **(1):** میرے رَحْم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رزق پاؤ گے۔[1]

(2): بھلائی اور اپنی حاجتیں اچّھے چہرے والوں سے مانگو۔[2]

(3): جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی

1... جامع صغیر، صفحہ:72، حدیث:1106۔
2... معجم کبیر، جلد:5، صفحہ:271، حدیث:10947۔

جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یار و مدد گار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: یَاعِبَادَاللهِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللهِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ (پاک) کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔[1]

عظیم مُحدِّث، شارح صحیح مسلم، علّامہ نَوَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: خُود مجھے اس حدیث شریف کا تجربہ ہوا ہے، ہم چند لوگ ایک مرتبہ کہیں سَفَر پر تھے، ہمارا جانور ہم سے چھوٹ کر بھاگ گیا، ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے، اس وقت میں نے یونہی پُکارا: اے اللہ پاک کے بندو! میری مدد کرو! بس اتنا کہنا تھا کہ وہ جانور رُک گیا اور ہم اسے پکڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔[2]

بہر حال **پیارے اسلامی بھائیو!** مصیبت آئے، پریشانی آئے، کوئی مشکل ہو، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو پُکارنے، آپ سے مدد مانگنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ صدیاں گزر گئیں، بڑے بڑے اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم، عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اور دوسرے بزرگوں کو اللہ پاک کی مدد کا مظہر سمجھ کر انہیں پُکارتے، ان سے مدد مانگتے آئے ہیں اور الحمد للہ! بارہا کا تجربہ ہے کہ اللہ والوں سے مدد چاہیں تو یہ مدد فرماتے ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے محبّت کرنے، ان کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے، اَولیائے کرام کی شان و عظمت پر ایمان رکھنے، ان کا ادب کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے اور ان کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… معجمِ کبیر، جلد: 7، صفحہ: 48، حدیث: 13737۔

2… اذکار للنووی، کتاب اذکار المسافر، باب مایقول انفلتت دابتہ، صفحہ: 415۔